روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷۷ سوموار ۲۲-شوال ۱۴۱۴ھ، ۴-شہادت ۱۳۷۳ہش، ۴-اپریل ۱۹۹۴

مخلوق خدا سے ہمدردی ایمان کا جزو ہے

ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت (حقیقی نیکی ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ آل عمران ۹۳) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قلب کے معنے ایک ظاہری اور جسمانی ہیں اور ایک روحانی۔ ظاہری معنی تو یہی ہیں کہ پھرنے والا۔ چونکہ دوران خون اسی سے ہوتا ہے، اس لئے اس کو قلب کہتے ہیں۔ روحانی طور پر اس کے یہ معنی ہیں کہ جو ترقیات انسان کرنا چاہتا ہے وہ قلب ہی کے تصرف سے ہوتی ہیں۔ جس طرح پر دوران خون انسانی زندگی کے لئے اشد ضروری چیز ہے، اسی قلب سے ہوتا ہے، اسی طرح پر روحانی ترقیوں کا اسی کے تصرف پر انحصار ہے۔

بعض نادان آج کل کے فلسفی بے خبر ہیں۔ وہ تمام عمدہ کاروبار کو دماغ سے ہی منسوب کرتے ہیں، مگر وہ اتنا نہیں جانتے کہ دماغ تو صرف دلائل و براہین کا ملکہ ہے۔ قوت متفکرہ اور حافظہ دماغ میں ہے، لیکن قلب میں ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے وہ سردار ہے۔ یعنی دماغ میں ایک قسم کا تکلف ہے اور قلب میں نہیں بلکہ وہ بلا تکلف ہے۔ اس لئے قلب رب العرش سے ایک مناسبت رکھتا ہے۔ صرف قوت حاسہ کے ذریعہ دلائل و براہین کے بغیر پہچان جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۹-۲۷۰)

اعلان نکاح

○ مکرم عبدالودود صاحب (چارٹرڈ اکائونٹنٹ) ابن مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (مصنف اقبال اور احمدیت) کی تقریب نکاح و شادی بہمراہ مکرمہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اسلم صاحب قصور مورخہ ۶۔ جنوری ۹۴ء ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر عمل میں آئی۔ مکرم عبدالودود صاحب حضرت مولانا شیخ عبدالقادر صاحب مربی (وفات یافتہ۔ سابق سوداگر مل) کے پوتے اور محترمہ امتہ المتین صاحبہ حضرت خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت و رحمت بنائے۔

درخواست دعا

○ محترم سید احمد علی شاہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد رقم فرماتے ہیں۔

مصری شاہ لاہور سے مکرم چوہدری عبدالحق صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ ان کی بیٹی عزیزہ لیڈی ڈاکٹر شفقت شہناز صاحبہ جو تشویشناک حالت میں جنرل ہسپتال میں داخل ہوئی تھی اور جن کے لئے "الفضل" کے قارئین اصحاب نے دعائے صحت کی تھی وہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے گھر آگئی ہیں۔ تین قسم کے ٹیسٹ جن میں دو ٹیسٹ بڑے مشکل اور تکلیف دہ تھے وہ بھی آسانی سے ہو گئے تھے اور خدا کے فضل سے ان کے سر اور دماغ میں کوئی بیماری ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن پیچیدہ علاج کے عمل کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ دعا کرنے والے احباب کی دعاؤں کا شکریہ۔

اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے۔

صفاتِ الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتداء اللہ پر یقین کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کو جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور مسمّٰی اور تمام بدیوں اور نقائص سے منزہ یقین کرنا اور اس کے سوا کسی شئے سے کوئی امید و بیم نہ رکھنا۔ اور کسی کو اس کا نِدّ اور شریک نہ ماننا یہ ایمان باللہ ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے موصوف یقین کرتا ہے تو ایسے خدا سے وہی قرب اور تعلق پیدا کر سکتا ہے جو خوبیوں سے موصوف اور بدیوں سے پاک ہو گا۔ پس جس جس قدر انسان فضائل کو حاصل کرتا اور رزائل کو ترک کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے قرب کے مدارج اور مراتب کو بڑھاتا اور اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آجاتا ہے۔ کیونکہ پاک کو گندے کے ساتھ قرب کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور جوں جوں رزائل کی طرف جھکتا اور فضائل سے ہٹتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو کر اس کے فیضان ولایت سے دور اور مہجور ہوتا جاتا ہے۔ یہ ایک قابل غور اصل ہے اور اس کو کبھی بھی ہاتھ سے دینا نہیں چاہئے صفات الٰہی پر غور کرو۔ اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب ہوتی جائے گی۔ اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرے گی بہت سے لوگ اس قسم کے ہیں جو خود ناپاک اور گندی ذہنیت رکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ کیوں ہم کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہوتا؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ ایسے لوگوں کو قرب الٰہی کیونکر حاصل ہو جو اپنے اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا نہیں کرتے۔ قدوس خدا ایک ناپاک انسان سے کیسے تعلق پیدا کرے۔؟

(از خطبہ جنوری ۱۹۰۳)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۴۔ شہادت ۱۳۷۳ھش ۴۔ اپریل ۱۹۹۴ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

۱۔ بہت سے کام نہایت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

۲۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔

۳۔ بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کردی حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا تو سن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت رد ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے درپردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اس کے رد ہی میں ہوتی ہے۔

۴۔ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو احکام الٰہی کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر احکام الٰہی کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز (احکام الٰہی) تقویٰ ہو سکتا ہے۔

۵۔ مرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبت ہاں ناجائز اور بے جا محبت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اس محبت کے جوش اور نشہ میں ایسے ناجائز کام کر گذرتا ہے جو اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں۔

۶۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کیوجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

○

جوش و شوق و جذبۂ پرواز دیتا ہے مجھے
دل کے گوشوں سے کوئی آواز دیتا ہے مجھے

مضطرب رکھتا ہے مجھ کو یہ دلِ درد آشنا
نت نئے غم یہ مرا ہمراز دیتا ہے مجھے

مجھ سے جو سرگوشیاں کرتا تھا خلوت میں کبھی
اب فضاؤں سے وہی آواز دیتا ہے مجھے

اپنا جلوہ روز دکھلاتا ہے "ٹی وی" پر مجھے
ہر گھڑی آواز پر آواز دیتا ہے مجھے

سر بلندی کی فضاؤں میں پہنچ جاتا ہوں مَیں
کون ہے جو قوتِ پرواز دیتا ہے مجھے

خواہشِ دشمن ہے میں ہو جاؤں رسوا و ذلیل
اور وہ اعزاز پر اعزاز دیتا ہے مجھے

بخش دیتا ہے وہ میرے قلب کو صبرِ جمیل
ہر مصیبت میں وہ اک دمساز دیتا ہے مجھے

یاد سے اس کی اگر غافل بھی ہو جاؤں کبھی
ہر نفس خاموش سی آواز دیتا ہے مجھے

میں فدا ہوں اس کے افضال و کرم پر اے سلیم
ہر عمل پر اک نیا اعزاز دیتا ہے مجھے

سلیم شاہجہانپوری

والدین کیلئے ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور ان بچوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور آئندہ پروگرام کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جاسکے۔ اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کرنے کے بعد کیا ارادہ ہے۔

۲۔ بچے قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس ربوہ میں شامل ہوں۔ نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہم میں سے کوئی اِک فرد نہیں
ہم سب حصہ ہیں جماعت کا
ملتا ہے سبھی کو حسب قدر
ورثہ اللہ کی رحمت کا

ابوالاقبال

الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کیلئے

جذباتِ محبت و عقیدت

مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ مالموسویڈن سے بذریعہ فیکس لکھتے ہیں:-

مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب

جب سے آپ، مکرمی آغا صاحب، مکرمی قاضی صاحب، مکرمی مولانا ناز صاحب، اور مکرمی ابراھیم صاحب کی حراست کی خبر سنی ہے آپ اور آپ کے بزرگ ساتھیوں کے لئے التزام، تعہد، اور خضوع کے ساتھ دعاؤں کا ایک نیا سلسلہ جاری ہے۔ بعض نوافل، اگر ان کی متضرعانہ التجائیں مقبول بارگاہِ الٰہی ہوں، صرف اسیران راہ مولا کے حضور نذر کئے جارہے ہیں۔

عید الفطر کی مسعود تقریب میں خدا کرے آپ سب اپنوں کے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام برکتوں سے آپ سب کو مالامال کر دے۔ عید الفطر مبارک سو مبارک ہو۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

☆☆☆☆☆

مکرم سید احمد حسین بخاری ایڈیٹر روزنامہ خیبر پشاور اپنے خط محررہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۴ء میں رقم فرماتے ہیں۔ آپ کو پہلے اسیری مبارک پھر رہائی مبارک آپ ہی کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

کیا اسیری ہے کیا رہائی ہے

جگر مراد آبادی نے خوب مصرع تولا ہے۔ ۸۰ سال کی عمر میں خدا کی خاطر گرفتار ہوئے۔ ہتھکڑی بھی پہنی کیا کہنے اس اسیری کے آنکھوں سے جو اشک بہے وہ اسیری اور رہائی کے نثار اور جو آنسو ضبط کر کے پی گیا وہ کس کھاتے میں گئے ان کا سوچ رہا ہوں۔ ایک ماہ کے عرصہ میں بہت سی غزلیں آپ پر وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک جو الفضل کے ذریعہ پڑھنے کو ملی اس کا ایک شعر قدرے ردوبدل کے بعد آپ کی نذر کرتا ہوں۔

تو نے سودا کر لیا ہے اپنے ہر آرام کا
پھر مصیبت کس طرح سے تیرے گھر آنے لگی

میری جانب سے اپنے اصحاب السجن کو سلام کہہ دیں یہ بھی گوش گزار کریں دعاؤں کا بڑا مزہ آیا اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے چار ساتھیوں سمیت صحت و سلامت رکھے۔ آپ حوالات میں بند ہوئے تو حضرت صاحب آپ سے کس قدر قریب ہوئے۔ اللہ اللہ دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

☆☆☆☆☆

محترمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ لکھتی ہیں:-

بزرگوارم محترم سیفی صاحب

بہت دعائیں اور آداب۔ آپ کا حوالات میں رہنا ذہن و دل پر عذاب بن کر نازل ہوا۔ دل ایک ناقابل بیان بوجھ تلے دبا رہا۔ رمضان شریف میں تہجد کی تقریباً ساری دعائیں آپ سب کے لئے ہوتی رہیں۔ روزانہ آپ کے حوصلہ، صبر اور خوش دلی کی خبریں ملتی رہیں اور میں خواہش کے باوجود آپ کو نہ لکھ سکی۔ اس عمر میں جب کہ قویٰ آرام اور سکون کے متلاشی ہوتے ہیں یہ ذہنی اور جسمانی کوفت، سوچ کر ہی پریشانی ہوتی تھی۔ لیکن میں سوچتی ہوں کہ:-

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

خدا آپ کو صحت مند زندگی دے۔ اور آپ اس جہانِ خود پسند کو اچھی اچھی تحریروں سے نوازتے رہیں۔ الفضل میں آپ نے جو قطعات کی بہار بکھیری اس نے خزاں میں بھی پھول کھلا دیئے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑی پہن کر یوں رقص محبت کرنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ ہم کم حوصلہ اور مجبور و کمزور لوگوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں خدا قبول فرمائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان کے اندر جذبہ کامل ہو تو وہ کہیں بھی غریب نہیں رہتا۔

منعم بکوہ ودشت و بیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ ساخت

اس طرح خوش دلی اور ہمت سے ایام اسیری گزارنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ کو یہ جذبہ مبارک ہو حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

کام سے کام اپنے ان کو گو ہو عالم نکتہ چیں
رہتے ہیں بتیس دانتوں میں زبانوں کی طرح

ہاں میری محترم آپا جان کو بھی مبارک ہو۔ اور بہت سلام و دعائیں۔ میں بہت کمزور اور بے بس ہوں میرے لئے دعا ضرور کیا کریں۔ آخر میں سب اسیران الفضل، خالد، انصار اللہ کو دعائیں، سلام اور مبارک باد۔

☆☆☆☆☆

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حال کینیڈا تحریر فرماتی ہیں:-

جب سے سنا ہے کہ آپ کو بھی اسیر بنا لیا گیا ہے بہت دکھ ہوا، آپ سب کے لئے درددل سے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد آپ سب کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ساری جماعت آپ سب کے لئے پریشان اور دعاگو ہے۔ مگر میرے آقا کو سب سے زیادہ تکلیف ہے۔ اللہ نے چاہا تو حضرت صاحب کی دعائیں رنگ لائیں گی۔

ہمارا پیارا الفضل اتنا شاندار ہے کہ پڑھ کر دل کو سکون آجاتا ہے۔ اور پھر اگلے شماروں کی انتظار لگ جاتی ہے۔ جب الفضل آتا ہے تو میں تو دنیا و مافیہا سے غائب ہو جاتی ہوں۔ اب جو آپ نے احمدی ٹی-وی پر سے حضرت صاحب کا لائیو پروگرام بات چیت کا خلاصہ شائع کرنا شروع کیا ہے۔ تو مزا آجاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ الفضل میں اس کو زیادہ جگہ دیں۔ ویسے تو الفضل ہمیشہ ہی بڑے اچھے معیار کا رہا ہے مگر آپ نے جو محنت اور کوشش کی ہے۔ ایسے دور میں جب کہ یہ سختیوں کا دور ہے آپ بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔ اور ساتھ رہیں گی۔ اللہ نے چاہا تو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی خدمت کی توفیق دے۔ تمام اسیران راہ مولا کے لئے درددل سے دعاگو ہوں۔

خیرات کر اب ان کی رہائی میرے مولا
کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

ان سب کی خدمت میں میری طرف سے محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا محبت بھرا تحفہ پہنچا دیں۔ میرا بیٹا منیر احمد چوہدری مربی سلسلہ بھی ۱۹۷۴ء کے سال اسیر رہ چکا ہے۔ مجھے اس چیز کا بڑا احساس ہے۔ میرا دل ہر لحہ اسیران راہ مولا کے لئے تڑپ تڑپ کر دعاگو ہے۔ میرے بیٹے منیر احمد کا دل کا بائی پاس ہو چکا ہے اللہ اسے مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ ان کے والد بھی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری صحت بھی کئی قسم کے عوارض کی وجہ سے اکثر علیل رہتی ہے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

☆☆☆☆☆

مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں فیصل آباد سے اپنے خط محررہ ۱۴ مارچ ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:-

مکرمی و محترمی قبلہ سیفی صاحب۔ یہ تو سنت اللہ ہے کہ ایمان والوں پر ابتلام برنگ انعام الٰہی ہوتا ہے تا ثبات قدم اور استقامت حقیقی اہل دنیا پر اپنا عکس و اثر ڈال کر انہیں غور و فکر کا موقعہ فراہم ہو اور وہ صداقت کو پا سکیں۔ اہل دنیا ابتلاء کو فکر معکوس کے نتیجہ میں عذاب خیال کرتے ہیں جب کہ اھل ایمان اس میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ حضرت حسن بصری سے کسی نے دریافت فرمایا آپ کو غم کب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا "جب غم نہیں ہوتا" خدا تعالیٰ کی راہ میں ملنے والا غم غم نہیں ہوتا۔ ایک انعام ہوتا ہے جو مستقبل میں شامل حال ہونے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مستقبل میں دشمنوں کے بدعزائم سے آپ کو محفوظ رکھے۔ اسیری سے رہائی مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

☆☆☆☆☆

مکرم عبد الکریم قدسی صاحب اپنے خط محررہ ۸ مارچ ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:-

جب سے محترم سیفی صاحب اور دیگر احباب کی گرفتاری ہوئی دل بہت مچلا کہ ربوہ کا چکر لگے۔ ممکن ہے ان حضرات سے جیل میں یا حوالات میں ملاقات کا موقع نکل آئے مگر ایک تو روزے کی وجہ سے سفر کے لئے نکلنا مشکل لگا دوسرا رازق نے رزق کچھ اس طرح بکھیرا ہے کہ چنتے چنتے تھک جاتا ہوں۔ اور رات کو اکثر تنویر سپرا یاد آ جاتا ہے۔

اے رات مجھے ماں کی طرح گود میں لے لے
دن بھر کی مشقت سے بدن ٹوٹ رہا ہے

سیفی صاحب اس عمر میں بھی جیل میں چہچہا رہے ہیں۔ خدا انہیں سلامت رکھے۔ وہ جیل میں شاعری کے لئے خام مال دونوں ہاتھوں سے سمیٹ رہے ہیں۔ ان کی زود گوئی کے ہم ایسے لوگ تو واقف و معترف تھے ہی۔ اب عام لوگ بھی اس کی داد دے رہے ہیں۔ جس پیارے انداز میں، پیارے امام نے ان کا ذکر خیر کیا ہے وہ ہر لحاظ سے قابل رشک ہے۔ اس سے بڑا انعام کیا ہو گا۔

☆☆☆☆☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ائرمارشل ظفرچوہدری۔ ریٹائرڈ

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی سیرت

میں آپ کی خدمت میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی سیرت کے چند پہلوؤں پر کچھ عرض کرنے کی کوشش کرونگا میری کوشش ہوگی کہ یہ بیان خالصتاً حقیقت پر مبنی ہو اور چوہدری صاحب کے احترام اور ان سے عقیدت کے باعث اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہ سرایت کر جائے۔

چوہدری صاحب بلاشبہ ایک عظیم شخصیت تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بلند دنیوی اور روحانی درجہ عطا فرمایا۔ ان کے اعزازات کی فہرست بہت طویل ہے اور اغلباً وہ دنیا کے واحد شخص ہیں جنہیں عالمی عدالت انصاف اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اداروں کی صدارت کا اعزاز حاصل ہوا۔ تاہم ان کی اپنی نگاہ میں ان کا سب سے بڑا اعزاز یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا زمانہ پانے کی توفیق عطا فرمائی۔ چوہدری صاحب سے ایک مرتبہ ریڈیو انٹرویو کے دوران پوچھا گیا کہ ان کی زندگی کا سب سے یادگار لمحہ کیا تھا۔ آپ نے بلا تامل جواب دیا کہ وہ لمحہ جب انہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیدار نصیب ہوا۔

یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ چوہدری صاحب کے والدین بھی نہایت غیر معمولی شخصیتیں تھیں اور یہ اللہ کا خاص احسان تھا کہ چوہدری صاحب ان کے گھر پیدا ہوئے۔ چوہدری صاحب کے والد حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب ایک نہایت کامیاب وکیل تھے۔ لیکن پچپن سال کی عمر میں انہوں نے سب جھمیلے چھوڑ کر خود کو دین کے لئے وقف کر دیا اور قادیان تشریف لے گئے، جماعت کے اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ اس پختہ عمر میں انہوں نے قرآن حکیم بھی حفظ کیا اسی طرح چوہدری صاحب کی والدہ بھی غیر معمولی ذہانت اور قوت ارادی کی مالک تھیں، انہوں نے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنی ایک خواب کی بناء پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھتے ہی بیعت کر لی تھی، جب ان کے خاوند نے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تو کہا، کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے روشنی میں لے آیا ہے اور آپ ابھی تک اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔ جب چوہدری صاحب ہندوستان میں مرکزی وزارت کے عہدے پر فائز تھے تو ان کی والدہ نے وائسرائے سے ملنے کی خواہش کی چوہدری صاحب نے یہ انتظام کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ جو کچھ کہنا ہو گا آپ خود کہیں گی اور میں صرف آپ کی بات کا انگریزی میں ترجمہ کردوں گا انہوں نے جواب دیا کہ فکر مت کرو اللہ تعالیٰ مجھے اپنا مدعا بیان کرنے کی ضرور توفیق دے دے گا۔ اس طرح انہوں نے اپنی بات بھرپور انداز سے وائسرائے کے گوش گزار کی جس کا وائسرائے پر بہت اثر ہوا۔ اس نے چوہدری صاحب کی والدہ سے پوچھا کہ آپ کی رائے میں کون سا کام زیادہ مشکل ہے ایک گھر کو چلانا یا ایک وسیع سلطنت کا انتظام کرنا، انہوں نے جواب دیا کہ حقیقت میں دونوں کام مشکل ہیں لیکن جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آسان کر دے وہ آسان ہو جاتا ہے۔ وائسرائے پر اس جواب کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے چوہدری صاحب سے کسی قدر تعجب سے پوچھا کہ کیا آپ کی والدہ نے یہ بات خود کہی ہے؟

بچپن میں چوہدری صاحب کی صحت کمزور رہتی اور آشوب چشم کی وجہ سے لکھنا پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔ بسا اوقات اپنے کورس کی کتابیں کسی ہم جماعت سے پڑھوا کر سن لیتے اور اسی تیاری کی بنا پر امتحان دیتے اللہ تعالیٰ نے حافظہ اچھا دیا تھا اور محنت کی لگن بھی عطا کی تھی جب آنکھیں بہتر ہوئیں تو ہر امتحان میں اول آئے اور ان گنت تعلیمی انعامات حاصل کئے۔ انگلستان میں لندن یونیورسٹی کے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں اول آئے، نہ صرف یہ بلکہ رومن لاء کے مضمون میں جس کی سب کتب لاطینی زبان میں ہوتیں بھی اول رہے، حالانکہ انہیں لاطینی زبان نہ آتی تھی یہ بظاہر ناممکن بات ہے جو چوہدری صاحب کے حافظہ، ذہانت اور مسلسل محنت کے سبب ہی ممکن ہوئی، چوہدری صاحب جب بھی انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے دوران اپنی نمایاں کامیابیوں کا ذکر کرتے تو ساتھ یہ بھی بیان کرتے کہ انگلستان روانگی سے قبل جب قادیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ اول کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے خاص شفقت فرمائی، نصائح سے نوازا اور ایک مرتبہ طویل معانقہ کے بعد فرمایا، "میاں ہم نے تمہارے لئے بہت بہت دعائیں کی ہیں"۔

چوہدری صاحب روز مرہ زندگی میں وقت کی پوری پوری پابندی کرتے اور یہی توقع دوسروں سے بھی کرتے۔ جب ۱۹۶۲ء میں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے تو انہوں نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کا تاخیر سے شروع ہونا ایک روایت بن چکا ہے، تاہم میرے عہد صدارت میں وقت کی پوری پوری پابندی ہوگی، صبح کا اجلاس جو کہ نو بجے شروع ہونا چاہئے عین وقت پر شروع ہو گا، یہ تو ممکن ہے کہ کبھی ایک منٹ پہلے شروع ہو جائے لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اللہ نے چاہا تو کبھی ایک منٹ دیر سے شروع نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ اس عہد کو پوری طرح نبھائیں اور یوں اس عالمی ادارے کے چلن میں ایک خوشگوار تبدیلی واقع ہوئی۔ ۱۹۴۰ء میں جب خاکسار دہلی میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ تو میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں کی لاہور تبدیلی ہو گئی اور میں چوہدری صاحب کی کوٹھی واقع ۶۔ کنگ ایڈورڈ روڈ میں منتقل ہو گیا، اسی عرصہ میں عید کا تہوار آیا اور صبح ناشتہ پر چوہدری صاحب نے فرمایا کہ نماز کے لئے روانگی پونے آٹھ بجے ہو گی میں وقت سے پہلے باہر جا کر کار کے پاس کھڑا ہو گیا، کچھ دیر بعد مجھے خیال آیا کہ مجھے اپنا کیمرہ ساتھ لے جانا چاہئے میں جلدی جلدی اپنے کمرے سے کیمرہ لینے گیا اور جب واپس آیا تو دیکھا کہ کار گیٹ سے باہر نکل رہی ہے، یہ پہلا موقع تھا میری عید اپنے والدین کے گھر سے باہر آئی تھی اور اب یہاں سب لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر نماز کے لئے چلے گئے تھے، مجھے سخت تنہائی کا احساس ہوا اور میں بے اختیار رونے لگا واپسی پر چوہدری صاحب نے صرف یہ کہا کہ مقررہ وقت پر تم موجود نہ تھے اس لئے تم ساتھ نہ جا سکے اس وقت تو اور کچھ نہ کہا لیکن بعد کے زمانہ میں چوہدری صاحب نے کئی مرتبہ اس واقعہ کا ذکر کیا اور افسوس کا اظہار کیا کہ انہوں نے اس موقع پر اتنی سختی سے کام لیا تھا، شاید اسی واقعہ اور سرزنش کا غیر شعوری اثر بھی ہوا کہ خاکسار نے بھی وقت کی پابندی کو ہمیشہ اہمیت دی ہے اور خدا کے فضل سے اپنی طویل ملازمت کے دوران ایک مرتبہ بھی لیٹ نہیں ہوا۔

چوہدری صاحب سنجیدہ مزاج ضرور تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ شگفتہ طبع بھی تھے۔ اور ان کی گفتگو میں شستہ مزاح خاصا نمایاں ہوتا ایک مرتبہ وہ لندن میں لیڈی ایسٹر سے ملنے گئے جو کہ پارلیمنٹ کی نمایاں اور بلند بانگ ممبر تھیں اور جن سے چوہدری صاحب کے بے تکلفی تھی گفتگو کے دوران چوہدری صاحب نے کہا۔

"Nancy, you know half the world is in love with you"

(نینسی آپ جانتی ہیں کہ آدھی دنیا آپ سے محبت کرتی ہے)

لیڈی ایسٹر نے جواب دیا

"Zafrullah, you should see my mail; most of it is filthy abuse"

(ظفراللہ تم میری ڈاک دیکھو اکثر ان میں سے فضول خطوط ہوتے ہیں)

چوہدری صاحب نے جواب دیا۔

"Yes my dear, that is the other half"

(ہاں۔ لیکن یہ دوسری آدھی دنیا ہے)

چوہدری صاحب کا معمول تھا کہ جب اردو یا پنجابی میں گفتگو کرتے تو حتی الوسع انگریزی زبان کے الفاظ استعمال نہ کرتے کہا کرتے کہ جو زبان بھی بولو صحیح طور سے بولو اور کھچڑی نہ پکاؤ۔ جون ۷ ۱۹۴ء میں چوہدری صاحب لندن تشریف لائے اور ایک موقع پر مجھے دوپہر کے کھانے کے لئے کامن ویلتھ سوسائٹی کلب لے گئے ہمارے ساتھ والی میز پر ایک معمر انگریز بیٹھا تھا جو کہ مسلسل ہماری طرف دیکھ رہا تھا۔ اور اس کوشش میں تھا کہ ہم سے بات کر سکے چوہدری صاحب نے حسب معمول ترکی ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور بڑے انہماک سے پنجابی میں گفتگو کر رہے تھے۔ کافی انتظار کے بعد ہمارا ہمسایہ چوہدری صاحب کو مخاطب کر سکا اور یہ اندازہ کرتے ہوئے کہ شاید انگریزی زبان سے پوری واقفیت نہ ہو، بہت ٹھہر ٹھہر کو سکول ماسٹرانہ انداز میں پوچھا۔

"Your first visit to this country perhaps"

شاید آپ اس ملک میں پہلی بار آئے ہیں۔

چوہدری صاحب فوراً بولے۔

"No twenty third and nineteenth by air"

نہیں میں ۲۳ ویں دفعہ آیا ہوں اور بذریعہ ہوائی جہاز ۱۹ ویں دفعہ۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر اسی روانی سے پنجابی میں بات کرنے لگے، اس انگریز پر گویا برف پڑ گئی اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

چوہدری صاحب پسند کرتے کہ دن کا اکثر کام اول وقت میں کر لیا جائے وہ صبح سویرے اٹھتے اور رات کو جلد سو جاتے

دوسروں کو بھی یہی تلقین کرتے فرمایا کرتے تھے۔

"You see, Eastern Culture is morning culture, while Western Culture is evening culture"

(مشرق کا کلچر صبح کا کلچر ہے جب کہ مغرب کا کلچر شام کا کلچر ہے)۔

کار کے سفر یا سیر کے لئے صبح جلد روانہ ہوتے' مثلاً اگر لندن سے LEEDS جانا ہوتا تو علی الصبح روانہ ہوتے اور سارا دن LEEDS کے علاقہ میں مصروفیت کے بعد مغرب کو اکثر واپس لندن پہنچ جاتے' ایک مرتبہ سیر کا پروگرام بنا اور چوہدری صاحب نے کہا کہ صبح ناشتہ ساڑھے سات بجے ہوگا اور روانگی آٹھ بجے ہوگی سردیوں کا موسم تھا اور سورج دیر سے طلوع ہوتا تھا' شیخ اعجاز احمد صاحب نے جو سردی زیادہ محسوس کرتے کہا۔ کیا ان اوقات میں کچھ تبدیلی کی گنجائش ہے چوہدری صاحب نے فوراً جواب دیا' ہاں ضرور ہے ناشتہ سات بجے کریں گے اور روانگی ساڑھے سات ہوگی۔ ہم سب نے کہا کہ پہلا وقت ہی مناسب ہے مگر چوہدری صاحب مسکراتے رہے اور کہا اب میں نے اپنے دوست کی بات مان لی ہے اور مزید تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ چاروناچار صبح روانگی ساڑھے سات بجے ہی ہوئی۔

چوہدری صاحب کار کا سفر بہت پسند کرتے تھے' اور کوشش ہوتی کہ ایک دن میں زیادہ سے زیادہ سفر طے ہو جائے یورپ اور امریکہ میں نقشہ دیکھ کر تفصیلی پروگرام بناتے اور کوشش ہوتی کہ تقریباً تمام وقت کار چلتی رہے اور خاصی رفتار سے چلے کسی مقام پر رکتے تو صرف چند منٹ کے لئے تا کہ زیادہ سے زیادہ سیر ہو سکے ایک مرتبہ ایسا ہی سفر چوہدری نصیر احمد صاحب کے ساتھ سوئٹزلینڈ میں کیا شام کو کھانے پر چند لوگ مدعو تھے اور کسی نے چوہدری صاحب سے پوچھا کہ آج سیر میں کیا کیا دیکھا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب جو کہ بے تکلف دوست تھے فوراً بولے "میں نے تو فقط سڑک دیکھی ہے اور چوہدری صاحب چونکہ اکثر وقت نقشہ دیکھتے رہے' انہوں نے سڑک بھی ٹھیک طرح نہیں دیکھی"۔

چوہدری صاحب ہوائی سفر بھی بہت پسند کرتے تھے' البتہ آخری چند سالوں میں صحت کی کمزوری کے باعث یہ کیفیت نہ رہی تھی' جہاز کے سفر میں یہ کوشش ہوتی کہ جہاز نئے نئے مقامات سے گزرے اور سفر تیزی سے طے ہو' اکثر کہا کرتے۔

"No doubts the woods are lovely dark and deep but I have promises to keep and miles to go before I sleep."

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنگل بہت خوبصورت' گہرے سیاہ اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے وعدے پورے کرنے ہیں اور رات کو سونے سے پہلے میل ہا میل کا سفر مکمل کرنا ہوتا ہے۔

ایک دفعہ کسی اخبار نویس نے پوچھا کہ آپ کو ہوائی سفر کیوں اتنا پسند ہے' فوراً یہ لطیف جواب دیا۔

"Because it gets you there quickly whether it be immediate destination or the ultimate one."

اس لئے کہ یہ آپ کو بڑی تیزی سے وہاں لے جاتا ہے چاہے یہ آپ کی فوری منزل ہو یا آخری منزل۔

چوہدری صاحب کا حافظہ بلا کا تھا یہ خدا داد بھی تھا۔ اور چوہدری صاحب کی باقاعدہ اور مسلسل محنت نے اسے اور بھی جلا بخشی تھی' وہ ہمیشہ مختلف چیزیں یاد رکھنے کے قواعد وضع کرتے رہتے اور اپنے ذہن میں ایک فائلنگ سسٹم بنا لیتے' جہاں سے بوقت ضرورت مطلوبہ کوائف طلب کر لیتے انہیں نہ صرف مختلف واقعات کی تاریخیں یاد ہوتیں بلکہ یہ بھی کہ ہفتہ کا کون سا دن تھا اس طرح جگہوں کے نام مختلف مقامات پر پہنچنے کے راستے لوگوں کے نام خواہ ان سے سرسری ملاقات ہوئی ہو' ضرور یاد رکھتے۔ انہیں سینکڑوں ڈاک کے پتے اور فون نمبر یاد ہوتے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور کئی ملکوں پر پھیلا ہوا تھا بایں ہمہ سب کے پتے اور فون نمبر زبانی یاد رکھتے اور ایڈریس بک رکھنے کی چنداں ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح مختلف واقعات اور گفتگو کی تفاصیل ان کے ذہن پر نقش ہوتیں اور وہ یہ سب چیزیں جب چاہیں حرف بحرف دہرا سکتے تھے۔ ایک مرتبہ ۱۹۷۸ء میں مجھ سے پوچھا کہ جب تم ۱۹۴۹ء میں "Florida" "Jacksonville," میں مقیم تھے تو تمہارا ایڈریس اور فون نمبر کیا تھا میں نے کہا کہ میں تو کبھی کا بھول چکا ہوں کیونکہ پھر کبھی اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔

چوہدری صاحب نے اپنے فائلنگ سسٹم کو کھنگالا' ذہن پر زور دیا اور میرا پتہ اور فون نمبر بتا دیئے پھر کہا کہ پرانے کاغذات دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ مجھے ٹھیک یاد ہے یا نہیں' کچھ عرصہ بعد ایک پرانے خط میں مجھے یہ چیز مل گئی اور چوہدری صاحب کی معجزانہ یادداشت کی ایک بار پھر توثیق ہو گئی۔

چوہدری صاحب کو اسراف اور فضول خرچی سے بہت چڑ تھی' ہر چیز میں سادگی اور بے تکلفی پسند کرتے جہاں ضرورت سمجھتے لاکھوں خرچ کرتے لیکن بلا ضرورت ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کو ناپسند کرتے' لباس صاف ستھرا لیکن سادہ پہنتے اور بلا اشد ضرورت نئے کپڑے نہ بنواتے ایک ایک کپڑا کئی کئی مرتبہ مرمت کرواتے ایک مرتبہ انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میری فلاں قمیض پرانی ہو گئی ہے کسی ضرورتمند کو دیدیں۔ والدہ نے جواب دیا بیٹا تمہارا کپڑا کسی کے کیا کام آئے گا' تم اس میں باقی کچھ چھوڑتے ہی نہیں' اسی طرح کھانے میں بھی سادگی پسند کرتے لندن کے طویل قیام میں ناشتہ خود بناتے اور برتن بھی خود ہی دھوتے آخری عمر میں دوپہر کا کھانا سینڈوچ کا آدھا حصہ اور کچھ دودھ ہوتا' یہ گوارا نہ کرتے کہ روزانہ تازہ سینڈچ بن جائے بلکہ ایک سینڈوچ بنواتے اور اس کے چار ٹکڑے کروا لیتے تاکہ دو دن چل سکے۔

جب میں ۱۹۴۶ء میں پہلی مرتبہ انگلستان آنے لگا تو مجھے اور باتوں کے علاوہ لندن مشن پہنچنے کا راستہ بھی اچھی طرح سمجھایا' انڈر گراؤنڈ سٹیشن اور بس اسٹاپ سے مشن ہاؤس کے راستہ کا تفصیلی نقشہ بنا کر بھی دیا۔ یہ بھی کہا کہ انڈر گراؤنڈ ٹرین پر East Putney کے سٹیشن پر اتر جانا چاہئے اور Southfields تک نہیں جانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح کرایہ ایک پنس زیادہ ہو جاتا ہے گو East Putney سے مشن ہاؤس تک کا پیدل سفر کچھ لمبا ہے لیکن یہی طریقہ زیادہ مناسب ہے ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ خود بسا اوقات Putney Bridge کے سٹیشن پر اتر کر بس کے ذریعہ مشن ہاؤس جایا کرتے تھے کیونکہ اس طرح آدھا پنس اور بچ جاتا تھا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب چوہدری صاحب ہندوستان میں مرکزی حکومت کے وزیر اور فیڈرل کورٹ کے جج تھے' اور ان کی آمدنی نہایت معقول بلکہ اس سے بھی زائد تھی۔

چوہدری صاحب کی اپنی ذات پر کفایت پر ہرگز یہ تاثر نہیں لینا چاہئے کہ خدانخواستہ وہ جزرس تھے ان کے جاری کردہ وظائف سے سینکڑوں طالب علم' نادار' بیوائیں اور دیگر حاجت مند فائدہ اٹھاتے اور یہ خیرات جماعت کے حلقہ تک محدود نہ ہوتی۔ جماعت احمدیہ کی ہر تحریک کی صف اول میں بھی شامل ہوتے اور مالی قربانی پیش کرنے کو خاص نعمت سمجھتے اسی طرح لندن مشن سے ملحقہ مرکز کا بیشتر حصہ چوہدری صاحب کی مالی مدد سے ہی تعمیر ہوا اور انگلستان اور پاکستان میں ان کے قائم کردہ ٹرسٹ سے سینکڑوں ضرورت مند اب بھی بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کئی مرتبہ ذکر کیا کہ انہوں نے ایک معبد میں یہ سبق آموز اعلان جلی حروف میں لکھا ہوا دیکھا اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے۔

"You cannot take your riches with you to the next world. But we can help you send them up in advance"

آپ اپنی دولت اپنے ساتھ اگلی دنیا میں نہیں لے جا سکتے لیکن ہم آپ کی یہ مدد کر سکتے ہیں کہ یہ دولت آپ کے جانے سے پہلے آخری دنیا میں پہنچ جائے۔

چوہدری صاحب کا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان بہت اعلیٰ مرتبہ کا تھا' اور توکل کا درجہ بھی بہت بلند تھا۔ اللہ تعالیٰ کو حقیقی معنوں میں ہر شے پر قادر سمجھتے اور ان کی روز مرہ کی زندگی توکل کا اعلیٰ نمونہ ہوتی' فرماتے تھے کہ کسی امر میں زیادہ فکر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ نتیجہ وہی برآمد ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے گا ہاں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق پوری کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے اور پھر سب کچھ خدا پر چھوڑ دینا چاہئے وسائل ضرور استعمال کرنے چاہیں' لیکن دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ ہوگا وہی جو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا' فرماتے ہیں کہ میں دوائی بھی اس لئے استعمال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ورنہ مجھے یقین ہے کہ دوائی اس وقت تک فائدہ نہیں پہنچا سکتی جب تک اللہ تعالیٰ یہ حکم نہ دے۔ رات کو تکیہ پر سر رکھتے ہی سو جاتے تھے' کہا کرتے تھے کہ میں ہر کام میں حتی المقدور کوشش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی استطاعتوں کو کام میں لانے کی سعی کرتا ہوں لیکن جس کی یہ دنیا ہے وہی اس کو سنبھالے گا میرے فکر کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اس لئے میں اپنے ذہن کا سوچ بند کر دیتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو اگلے روز پھر اس کے احکام کی پیروی میں اپنی استعدادوں کو کام میں لاؤں گا۔

کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ چوہدری صاحب اور ان کے کچھ احباب ہوائی جہاز

سے گلگت گئے۔ اس گروہ میں عالمی عدالت انصاف کے رجسٹرار اور میرے بڑے بھائی انور احمد صاحب کاہلوں بھی شامل تھے۔ گلگت سے ہیلی کاپٹر کے ذریعہ نلتر جانا تھا جو کہ ایک بلند پہاڑ پر واقع ہے۔ چوہدری صاحب نے پہلے کبھی ہیلی کاپٹر سے سفر نہ کیا تھا اور یہ ان کے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ ہیلی کاپٹر میں خود چلا رہا تھا اور چوہدری صاحب میرے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھے تھے۔ عالمی عدالت انصاف کے رجسٹرار صاحب پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے سہ پہر کا وقت تھا اور تیز ہوا چل رہی تھی جس کے باعث فضا میں ارتعاش پیدا ہو گیا تھا اور یہ پہاڑی راستہ اور بھی دشوار گزار ہو گیا تھا۔ اگرچہ مجھے ہوا بازی کا وسیع تجربہ تھا پھر بھی میں ان حالات میں کچھ ذہنی تناؤ ضرور محسوس کرتا تھا۔ رجسٹرار صاحب کے چہرے سے ظاہر تھا وہ بھی کچھ گھبرائے بیٹھے ہیں ہوا میں بلند ہونے کے بعد ہم پہاڑوں کی چوٹیوں کے قریب سے گزر رہے تھے اور پرواز ناہموار ہونے کے باعث ہیلی کاپٹر کافی زور سے ہچکولے کھا رہا تھا۔ کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ چوہدری صاحب کا سر قدرے آگے جھکا ہوا ہے مجھے یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا اور میں نے رجسٹرار صاحب کو بھی دکھایا کہ چوہدری صاحب سکون کی نیند سو رہے ہیں۔ وہ بھی بہت حیران ہوئے اور مسکراتے ہوئے کہا کہ نجانے یہ شخص کس شے کا بنا ہوا ہے کہ ان حالات میں بھی سو سکتا ہے۔ نلتر پہنچنے پر جب ہم نے آپس میں اس بات کا ذکر کیا تو چوہدری صاحب نے کہا "بھئی اس میں حیرانی کی کیا بات ہے؟ اگر میں جاگتا رہتا تو کیا اس سے یہ پرواز زیادہ محفوظ ہو جاتی؟ جس کو جہاز چلانا تھا وہ اپنا کام کر رہا تھا اور اسے میری مدد کی چنداں ضرورت نہ تھی' اس لئے جب ہم روانہ ہو گئے تو میں نے سوچا کہ میں کچھ دیر سو لوں۔ میں حیران ہوں کہ آپ لوگ اس بات کو غیر معمولی سمجھتے ہیں' یہ کہنے کی شاید ضرورت نہ ہو کہ ایسی سوچ اور ایسا عمل صرف اسی شخص کے ہو سکتے ہیں جس کی قوت ارادی فولادی ہو اور جو اللہ تعالیٰ کو حقیقی معنوں میں ہر شے پر ہر لحظہ قادر جانتا ہو۔

چوہدری صاحب ایک حساس اور درد مند دل رکھتے تھے' اور ہرگز زاہد خشک نہ تھے انہیں اکثر فنون لطیفہ سے بشمول مصوری اور موسیقی خاصی دلچسپی تھی' ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اور اردو اور انگریزی کے علاوہ فارسی اور عربی بھی اچھی طرح لکھ پڑھ لیتے اور کچھ بول بھی لیتے تھے' فرانسیسی' ہسپانوی اور اطالوی زبانوں سے بھی شناسائی تھی۔ آخری عمر میں فرانسیسی پر توجہ دی۔ اور الیگزینڈر ڈوماز (Alexander Dumas) کی تمام کتابیں جن کا انگریزی میں ترجمہ وہ عرصہ ہوا پڑھ چکے تھے۔ اصل شکل میں فرانسیسی زبان میں پڑھیں اور بہت محظوظ ہوئے' انگریزی کے کلاسیکل اور جدید لٹریچر سے بھی اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے اور کوئی نہ کوئی چیز ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی اردو اور فارسی شاعری کا وسیع مطالعہ تھا اور ہزاروں اشعار یاد تھے۔ جو کہ مناسب مواقع پر استعمال کرتے ایک مرتبہ ہندوستانی مندوب نے سیکیورٹی کونسل میں شکایت کی کہ پاکستان کشمیر میں بنیادی انسانی حقوق کی پابندی نہیں کرتا۔ چوہدری صاحب نے اپنے تفصیلی جواب میں ہندوستان کے کشمیریوں پر مظالم کی داستان سنائی اور اپنی تقریر کے دوران یہ شعر بھی پڑھا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اگرچہ اردو کے اکثر اساتذہ کے کلام سے شناسا تھے اور ان کے معترف تھے۔ لیکن کہا کرتے تھے کہ جو بات فارسی میں کہی جا سکتی ہے وہ ویسے جامع اور مؤثر انداز میں اردو میں کہنا مشکل ہوتی ہے۔ حافظ اور مولانا روم کے بہت مداح تھے اور ان کے کلام کا خاصا حصہ زبانی یاد تھا۔ گو شاعری کے رموز و اسرار سے واقف تھے لیکن خود شعر نہیں کہتے تھے ہاں ایک انگریزی شعر کا ترجمہ کیا تھا جو بے تکلف دوستوں کو کبھی کبھی سنا دیتے تھے' وہ شعری ترجمہ یہ ہے۔

تیری صحبت کی ہر ساعت مری مالا کا موتی ہے
تیرا جب نام لیتا ہوں مجھے تسکین ہوتی ہے

چوہدری صاحب دینی قوانین اور عبادات کی ہمیشہ سختی سے پابندی کرتے مغربی ممالک میں رہائش کے دوران بھی تہجد کے نوافل اور نمازیں صحیح وقت پر ادا کرتے خواہ دن کتنا لمبا ہو چھوٹا ہو' پرانی ذیابیطس کی بیماری کے سبب بڑھاپے میں ایک مرحلہ ایسا آیا کہ روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں رمضان کے دوران اپنے لندن کے فلیٹ میں مجھے بتایا کہ انہوں نے تجربتہ "پھر روزہ رکھا ہے اور کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں ہوئی لہٰذا اب وہ باقاعدگی سے روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ رمضان کے جلد بعد ایک روز سہ پہر کے وقت میں ملنے گیا تو پوچھا کہ چائے پیو گے۔ میں نے کہا چائے کا وقت ہے پی لوں گا حسب معمول کہا وہ چائے خود بنائیں گے؟ کہا کہ بیٹھا رہوں۔ چائے آئی تو صرف ایک پیالی ساتھ تھی۔ میں نے پوچھا آپ نہیں پئیں گے؟ کہا کہ میرا روزہ ہے میں نے کہا رمضان تو ختم ہو چکا۔ روزہ کس غرض سے رکھا ہے؟ فرمایا کہ جب میں نے روزہ رکھنے کا تجربہ کیا تھا تو آدھا رمضان گزر چکا تھا اور چونکہ مجھے روزہ رکھنے میں کوئی خاص تکلیف نہیں ہوئی' اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ روزہ مجھ پر فرض تھا اس لئے میں اب ان روزوں کو پورا کر رہا ہوں جو شروع میں چھوٹ گئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب چوہدری صاحب کی عمر ۸۵ برس ہو چکی تھی اور وہ پچھلے چھیالیس برس سے ذیابیطس کے علاج کے سلسلہ میں روزانہ انسولین کا ٹیکہ لگاتے تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فرائض کی ادائیگی میں وہ اپنے نفس پر کس درجہ سختی روا رکھتے تھے۔

چوہدری صاحب وسیع المشرب تھے اور ان کے حلقہ احباب میں سبھی طرح کے لوگ بلاامتیاز مذہب و ملت اور رنگ و نسل شامل تھے' ان کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ اور ان کی طبیعت میں کسی قسم کے تعصب کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہر انسان کو قابل احترام فرد سمجھتے خواہ اس کا عقیدہ اور مسلک کچھ ہی ہو اور ہر ایک سے خاطر اور لحاظ سے پیش آتے فرمایا کرتے کہ جس شخص سے بھی ایک مرتبہ خاطرداری کا تعلق قائم ہو جائے میں نے ہمیشہ اس تعلق کو نباہنے کی کوشش کی ہے اگر دوسرا فریق تعلق چھوڑ دے تو یہ اس کی مرضی لیکن میں نے حتی الوسع تعلق قائم رکھا ہے۔ اس لئے خط و کتابت میں کبھی لاپرواہی یا تساہل نہ برتتے کوشش ہوتی کہ ہر خط کا جواب فوراً دیا جائے۔ اور جواب کا بوجھ دوسرے کے سر پر ہی رہے جب تک صحت بہت کمزور نہیں ہو گئی اور ڈاکٹروں نے لکھنے سے منع نہیں کر دیا باوجود اپنی بے شمار مصروفیتوں کے سینکڑوں لوگوں سے خط و کتاب میں مثالی باقاعدگی قائم رہی یہی طریق ان کے حساب کتاب کا تھا۔ ایک ایک پائی کا حساب کرتے اور چھوٹی سے چھوٹی رقم اصرار سے ادا کرتے تھے۔ جب کوئی قرض لے کر ادائیگی میں لیت و لعل کرتا تو اسے مناسب طریقے سے اپنے قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے اور اس میں کسی اپنے پرائے کا لحاظ نہ کرتے۔

چوہدری صاحب تضیع اوقات کو ہرگز پسند نہ کرتے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ مناسب تفریح کو برا سمجھتے تھے' ایک کھیل جو چوہدری صاحب بہت پسند کرتے اور خوب مہارت سے کھیلتے وہ Scrabble تھا۔ کہا کرتے تھے کہ اگر اچھی کافی اور Scrabble کی بازی مہیا ہوں تو اس سے بہتر Indoors تفریح مشکل ہے' بعد میں طبی ہدایات کے ماتحت کافی بالکل چھوڑ دی تھی' کبھی کبھی بیت بازی میں بھی حصہ لیتے اور اچھے اشعار سنتے سناتے۔ لطیفہ گوئی میں بھی چوہدری صاحب کو خاص ملکہ حاصل تھا اور پرانے لطیفے بھی ان کے منہ سے سن کر ایک نیا لطف آتا ان کی گفتگو ہمیشہ بہت پُر لطف ہوتی۔ ذہانت شگفتگیٔ طبع وسعت علم و تجربہ اور حیرت انگیز یادداشت ان کے بیان کو فردوس گوش بنا دیتے سنجیدہ سے سنجیدہ موضوع میں بھی ہلکے پھلکے مزاح کی چاشنی ان کا خاص وصف تھا' اور حاضر جوابی میں تو وہ ایک خاص مقام رکھتے تھے اور بڑے بڑے اکڑ باز ان کے ہاتھوں ضرور زک اٹھاتے' ایک مرتبہ ان کے ایک بے تکلف عزیز نے جو باجوہ برادری سے تعلق رکھتے تھے کہا چوہدری صاحب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ ساری لیاقت آپ میں کہاں سے آئی ہے۔ "چوہدری صاحب نے پوچھا' اچھا کیا پتہ لگایا ہے آپ نے؟ انہوں نے کہا اس لیاقت کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی والدہ باجوہ ہیں"۔

چوہدری صاحب نے فوراً کہا "اچھا اگر یہ بات ہے تو میری والدہ باجوہ ہیں آپ خود باجوہ ہیں پھر آپ میں کیوں کوئی لیاقت نہیں آئی"

ایک مرتبہ چوہدری صاحب نے کسی تقریب میں رات کے کھانے کے بعد قدرے لمبی تقریر کی۔ چوہدری صاحب ان دنوں وزیر خارجہ تھے اور اس تقریب میں جو کہ ایک ہوٹل میں منعقد ہوئی اکثر ممالک کے سفراء بھی مدعو تھے۔ واپسی پر موٹر میں سوار ہو کر مجھ سے پوچھا۔

Well how was the speech

میری تقریر کیسی رہی؟ میں نے جواب دیا۔

"Sir it would have been twice as good had it been half as long"

اگر یہ تقریر اپنی طوالت میں اس سے آدھی ہوتی اس کا مزا دوگنا ہو جاتا۔ مجھے ڈر تھا کہ میری جسارت پر شاید ڈانٹ پڑے گی لیکن کچھ توقف کے بعد فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو کھانے کے بعد تقریر زیادہ لمبی نہیں ہونی چاہئے لیکن جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا ذکر آیا تو میں ایسا محو ہوا کہ وقت کا دھیان ہی نہ رہا۔ ساتھ ہی انگریزی

میں کہا۔

"Tale was sweet and I spun it long"

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم۔

چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لمبی عمر سے نوازا اور انہوں نے نہایت فعال اور کار آمد زندگی گزاری بے شماری دینی اور دنیوی مصروفیتوں کے ساتھ ساتھ کوئی بیس کتابیں بھی تصنیف کیں جو کہ اردو اور انگریزی زبان میں ہیں۔ قرآن کریم کا انگریزی میں رواں ترجمہ کیا جو کہ بہت سادہ اور عام فہم ہے اسی طرح احادیث کے مشہور مجموعہ ریاض الصالحین کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات کے ایک حصہ کو بھی انگریزی زبان میں ڈھالا' اور آپ کی تصنیف لطیف ..... اصول کی فلاسفی کا بھی انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ۱۹۷۱ء میں عالمی عدالت انصاف کی ججی اور صدارت سے فراغت کے بعد لندن میں رہائش اختیار کی اور خود کو کلی طور پر دینی کاموں کے لئے وقف کر دیا ہر سال تین چار ماہ کے لئے پاکستان بھی آتے اور دین کی خدمت کا سلسلہ جاری رہتا۔

جب صحت زیادہ کمزور ہونا شروع ہوئی تو لاہور تشریف لے آئے اور آخری دو سال یہیں قیام رہا۔ انگلستان سے روانگی سے قبل سب احباب سے فرداً فرداً ملاقات کی اور خدا حافظ کہا حتیٰ کہ جو قریبی دوست انگلستان میں مدفون ہیں ان کی قبروں پر جاکر دعا کی اور کہیں کہیں یہ بھی کہا کہ اب اللہ نے چاہا تو جلد ہی ملاقات ہوگی۔ آہستہ آہستہ جسمانی کمزوری بڑھتی گئی اور ذہنی استعداد بھی پہلے جیسی نہ رہی اکثر کہتے کہ یہ تو قدرت کا اصول ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ جس کو لمبی عمر دی جاتی ہے اس کے قویٰ بھی کمزور کر دیئے جاتے ہیں۔ تمام عوارض کو بہت ہمت سے برداشت کیا اور حمد و شکر کو ورد زبان بنائے رکھا اور اسی طرح رفتہ رفتہ یہ نابغۂ روزگار ہستی راضی برضا ہو کر اس فانی دنیا سے خیرباد کہتے ہوئے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئی۔ باقی رہے نام اللہ کا۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے یہ گنجہائے گرانما یہ کیا کئے

لوح مزار پر ان کی خواہش کے مطابق وہی عبارت کندہ ہے جو انہوں نے چند سال پیشتر اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔

..... تیرا بندہ پر معاصی تقصیروار' اپنے ان گنت گناہوں سے شرمسار' تیرے بیشمار فضلوں کا شکر گزار' تیرے عفو اور بخشش کا طلبگار' تیری رحمت اور مغفرت کا امیدوار' ظفر اللہ خاں ولد نصر اللہ خاں پیدائش ۶۔ فروری ۱۸۹۳ء وفات یکم ستمبر ۱۹۸۵ء

(بشکریہ پندرہ روزہ "المصلح" کراچی خصوصی اشاعت حضرت چوہدری ظفر اللہ خان ۱۶۔ مئی تا ۳۱۔ مئی و یکم تا ۱۵۔ جون ۱۹۹۱ء)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد یاسین صاحب بابت ترکہ مکرم عنایت اللہ صاحب)

مکرم محمد یاسین صاحب ولد مکرم عنایت اللہ صاحب (ولد عمر دین صاحب) ساکن اڈہ چھبیل (ہانڈو گوجر) ڈاک خانہ باٹاپور۔ جی ٹی روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کے پلاٹ نمبر ۲۱/ ۱۴ محلہ دار الیمن ربوہ برقبہ دس مرلے ان کے ورثا کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم محمد یاسین صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم محمد امین صاحب (بیٹا)
۳۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضا میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

مختصرات

مکرم چوہدری منیر احمد کاہلوں نارووال محترم ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ آپ کی خدمات جلیلہ کا بے حد معترف ہوں۔ آپ کی گرفتاری اور رہائی پر چند جذباتی اشعار پیش خدمت ہیں۔ ان اشعار میں چوہدری صاحب نے اسیران راہ مولا کو اس عظیم سعادت پر مبارک باد پیش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

اسیران الفضل کو رہائی مبارک ہو
اللہ اللہ یہ پذیرائی مبارک ہو
آپ جلوہ افروز رہے قطعات کی صورت میں
مرحبا یہ گوشہ تنہائی مبارک ہو
جب سطر سطر میں ہو امتحاں کا رنگ
زباں بندی میں تاب گویائی مبارک ہو

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۱۲ میں احمد عثمان فرخ ولد داؤد احمد فرخ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسبت روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد عثمان فرخ مکان نمبر ۶ گلی نمبر ۱۰ نسبت روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱ گواہ شد نمبر ۲ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۵۱۶

ترمیم شدہ قاعدہ وصیت

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ صالحہ ناصر الدین صاحبہ زوجہ مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب وصیت نمبر ۱۶۵۹۳ ساکن ۲۰۶/۷ ڈرگ کالونی کراچی ۲۵ نے وصیت کرنے کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں کیا لہٰذا اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو یا یہ خود پڑھیں تو فوراً دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب

○ محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصار اللہ رقم فرماتے ہیں۔

برادرم مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۸ ج ضلع سرگودھا حال مقیم فیکٹری ایریا ربوہ عید الفطر کی رات "آناً فاناً" اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے.........

سرخ و سفید رنگ' دھیمی گفتگو' مہمان نواز اور مخلص احمدی تھے جہاں بھی رہے خدمت دین کو اک فضل الٰہی جان کر اس پر کاربند رہے۔ دار الفضل ربوہ کی نئی بیت الذکر کی تعمیر میں آپ کا نمایاں حصہ تھا۔ آپ اپنے خاندان میں احمدیت کی تیسری نسل تھے ان کے دادا حضرت چوہدری عطاء الٰہی صاحب ساکن غوث گڑھ ریاست پٹیالہ حضرت بانی سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے ازالہ اوہام میں بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے چندہ کے حوالہ سے ان کا نام درج فرمایا ہے۔

نیک آباؤ اجداد کے نیک سپوت تھے صرف ۵۴ سال کی عمر ہی میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ۹ بچے اور بہن بھائی شامل ہیں۔ جن میں سے زیادہ ابھی کم سن ہیں۔ ان کے ایک بھائی چوہدری محمد احمد صاحب اسلام آباد میں گورنمنٹ کے ایک محکمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور ان کا خود کفیل ہو۔

آپ میرے بچپن کے ساتھی اور کلاس فیلو تھے۔

خبریں

ربوہ: 3- اپریل- 1994ء
بادل چھائے ہوئے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے مہران بینک کیس کے سلسلے میں مزید مہلت کے لئے حکومتی درخواست مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ فاضل عدالت نے حکومت کو متعلقہ پارٹیوں سے کسی معاہدہ تک پہنچنے کے لئے خاطر خواہ وقت دیا تھا۔ اب عدالت اس مقدمہ کو سنے گی اور میرٹ پر فیصلہ دے گی۔

○ افغان مہاجرین کے لئے غیر سرکاری امدادی تنظیموں سے وابستہ مزید ڈیڑھ سو عرب باشندوں کو وفاقی حکومت کی طرف سے پاکستان چھوڑنے کی ہدایت کی گئی ہے اور انہیں تین ہفتوں کی مہلت دی گئی ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر مصر، الجزائر اور تیونس سے تعلق رکھتے ہیں۔ متعلقہ ممالک نے ان عربوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام لگایا تھا۔ جس پر پاکستان نے یہ کارروائی کی ہے۔

○ کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے نزدیک دو بم دھماکے ہوئے جن سے مکانات لرز اٹھے اور ان کو جزوی نقصان پہنچا۔

○ جڑانوالہ میں ایک زیر تعمیر مسجد میں نامعلوم شرپسندوں نے آگ لگا دی۔ محراب میں پڑے منبر، دریاں، مصلے اور غلاف جل کر راکھ ہو گئے۔

○ ضلع ساہیوال کے مزدوروں کی جانب سے آٹے کی گرانی کے خلاف احتجاج جاری ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ آٹے کی قیمتوں میں فوراً کمی کی جائے۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے امریکہ کی اس تجویز کہ مسئلہ کشمیر منجمد کر کے علاقائی سلامتی کانفرنس بلائی جائے، کے متعلق کہا ہے کہ تجویز میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر منجمد کرنے سے کیا مراد ہے۔ آیا پاکستان کشمیریوں کے لئے عالمی برادری سے رابطہ کرنا چھوڑ دے یا دو طرفہ بات چیت بند کر دی جائے۔ اس کے علاوہ تجویز میں کانفرنس بلانے کا وقت بھی مقرر نہیں کیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ کانفرنس کے ذریعے مسئلہ کشمیر کا حل ڈھونڈنے کی بجائے ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کو کنٹرول کرنے پر توجہ دی جائے گی اور اگر امریکہ یہ مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے تو پہلے بھارت سے کشمیریوں کا حق خودارادیت تسلیم کرائے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت داخلی اور خارجی امور میں بری طرح فیل ہو چکی ہے اور حکمرانوں کو سیر و تفریح کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کو مزید وقت دینا ملک کو تباہی کی طرف گامزن کرنے کے مترادف ہو گا۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی نے کہا ہے کہ پانی کی صورتحال خوفناک ہو چکی ہے۔ عوام دعا کریں۔ ملکی تاریخ میں آج تک پانی کی اتنی زیادہ کمی نہیں ہوئی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ۵۔ جنوری کا المیہ نہیں بھلا سکیں اور اس ڈر سے کہ کہیں کوئی ناخوش گوار واقعہ نہ ہو جائے وہ برسی پر شوہر کے مزار پر نہیں جائیں گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنما ایم۔ این۔ اے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی تبدیلی جولائی تک آئے گی اور یہ ایوان کے اندر سے ہو گی۔ انہوں نے کہا کراچی کو ایک سازش کے تحت الگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا ایک اور بنگلہ دیش بنانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔

○ بھٹو کی برسی پر تخریب کاری کے ایک بھارتی منصوبہ کا انکشاف ہوا ہے۔ اس کے تحت پیپلز پارٹی کے بڑے بڑے لیڈروں کی جان لینے کی کوشش کی جائے گی۔ اس منصوبہ کا علم ہونے پر پولیس اور رینجرز اور فوج کی ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ یہ انکشاف ایک زیر حراست تخریب کار نے کیا ہے۔ اس موقعہ پر خصوصی انتظامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ بھارت کی پارٹی جنتا دل کے راہنما جارج فرنینڈس نے مقبوضہ کشمیر کے بارے میں حکومت کی پالیسی پر زبردست تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ بھارتی حکومت طاقت کے زور پر کشمیریوں کو کچل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کی تمام تنظیموں کو مقبوضہ کشمیر کی صورتحال دیکھنے کی اجازت دی جائے۔

○ وفاقی حکومت کے سیکرٹری خزانہ نے کہا ہے کہ نہ تو آٹے کی قیمت کم کی جائے گی اور نہ ہی مشروبات پر سپروائزڈ ٹیکس ختم کیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ پانی کی تقسیم پر سندھ کا کسی صوبے سے جھگڑا نہیں۔ یہ قدرتی آفت ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد ختم کرے گا۔

○ امریکہ نے پاکستان کو "منشیات کی بلیک لسٹ" سے نکال دیا ہے۔ پاکستان کے علاوہ برازیل، چین، کولمبیا، ایکواڈور، پیراگوئے، تھائی لینڈ اور وینزویلا کو بھی بلیک لسٹ سے نکال دیا گیا ہے لیکن ایران، شام، برما اور نائیجیریا فی الحال بلیک لسٹ پر رہیں گے۔

○ مجاہدین نے ایک بھارتی کیمپ راکٹ لانچروں سے اڑا دیا۔ جس میں ۱۴ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اور ایک فوجی گاڑی تباہ ہو گئی۔ ۲ مجاہدین بھی شہید ہو گئے۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فل بنچ نے کہا ہے کہ شمالی علاقوں کے لوگوں کے حقوق کا اہم معاملہ حکومت کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ منتخب ارکان اسمبلی کی ترقیاتی سکیموں کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہونے دی جائے گی۔

○ پنجاب کے صوبائی وزیر سماجی بہبود چوہدری بدرالدین نے کہا ہے کہ بیت المال میں بدعنوانیوں کے متعلق عنقریب اہم انکشافات ہوں گے انہوں نے بتایا کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب وائیں نے ۱۲ کروڑ روپے اپنے اکاؤنٹ میں تبدیل کروا لئے تھے۔

○ صوبائی اسمبلی کے رکن جاوید گھمن نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ جونیجو لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں لوٹا نہیں بنوں گا۔ مجھے نواز شریف کی قیادت پر فخر ہے۔

CSI
CURATIVE SMELLS INTERNATIONAL

نزلہ، زکام اور کھانسی
فلو کیوریٹو سمیل
FLU CURATIVE SMELL
سونگھنے سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں
نیز
فیور کیوریٹو سمیل
FEVER CURATIVE SMELL
سونگھنے سے ہر قسم کا بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔ یہ دونوں سمیلز موسم سرما کی اکثر تکالیف کا فوری علاج ہیں!
قیمت: فی سمیل 20.00 روپے
7 سات کیوریٹو سمیلز 150.00 خوبصورت پریس میں
علاوہ ڈاک خرچ 10 روپے
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
سیلز آفس 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606

کمپیوٹر تعلیم
(این. سی. سی. پی) آپ کا اپنا کمپیوٹر کالج ہے
فیصل آباد میں اب کمپیوٹر ہارڈ ویئر یعنی کمپیوٹر ریپئرنگ کورس کروایا جا رہا ہے۔
اس کے علاوہ درج ذیل کورسز کروائے جا رہے ہیں۔
- ڈسک آپریٹنگ سسٹم — DISK OPERATING SYSTEM D.O.S
- لوٹس 3-2-1 — LOTUS 1-2-3
- ایم۔ ایس۔ ورڈ — M-S- WORD
- بیسک — BASIC (PROGRAMMING LANGUAGE)
- فاکس پرو — FOX - PRO
کوالیفائیڈ اساتذہ اور جدید کمپیوٹر لیب سسٹم
خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز کا اہتمام
- انگلش کورس (سپیشل) — ENGLISH LANGUAGE COURSE
مزید معلومات کے لئے کالج دفتر سے رجوع کیجئے
نیشنل کالج آف کمپیوٹر پروگرامنگ
فرسٹ فلور کشمیر بلڈنگ سرکلر روڈ بالمقابل ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس
فیصل آباد
فون: 629714 - 63785 4

پتہ